بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم با تو گر آئی بہ پیاور قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی بعوض دار الامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱

جمعة المبارک

سلسلة القدیم جلد ۷

ای جہان منتظر خوش باش کامد کلستان

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

آمد مسیح دوران مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	[illegible]
معاونین	[illegible]
بر ضلع	[illegible]
خود	[illegible]
عام قیمت	[illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے — یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا — نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا — کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے — ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آؤ۔ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے — لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت — اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جان محمد سے مری جان کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں — لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم — جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو — رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ — اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے — اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا — خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے — تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات — لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام — مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج — شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔

ہاتھ میں ہاتھ لے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ ۲۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ۔۳۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب اليه۔ ۲۔ استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب اليه۔ ۳۔ استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب اليه۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۷۔ ستمبر ۱۹۰۵ء ۱۔ تاتیک نصرتی۔
ترجمہ۔ میری مدد تیرے پاس آئے گی۔
۲۔ یاتیک من کل فج عمیق
ترجمہ۔ ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس لائیں گے۔
۲۸۔ ستمبر ۱۹۰۵ء حسنت مستقرًا و مقامًا
ترجمہ۔ خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از روئے جگہ ٹھیرنے کے۔
۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ سہاگ سیندوراں عالی جناب۔
۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بوقت صبح پیش از نماز فجر۔ رؤیا دیکھا۔ کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں۔ اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو کمیت رنگ کا ہے۔ گھوڑے کی پیٹھ پر نماز پڑھی ہے۔ اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا [illegible] بھائی بیمار تھا اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی معلوم نہیں۔ اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں میراں بخش حجام ملا۔ وہ بڑی خوشی خوشی ایسا کہتا ہے جس سے میں نے سمجھا۔ کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے۔
۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ قبل از نماز فجر۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ ایک عورت قریبًا تیس سال عمر فوت ہو گئی۔ (اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال میں فوت ہوئی۔ بچہ جننے کے بعد بیمار تھی)۔
۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ میں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے۔ تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں بیٹھے ہیں جن سے کراہت ہوتی۔ پھر میں شادی خان کو بلانا چاہا۔ اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں میں سے اُسے کس طرح شناخت کروں۔ مگر میں نے آواز دی۔ تو شادی خان فورًا کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔
اذ کففت عن بنی اسرائیل
ترجمہ۔ جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا۔
۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ء یا اس کے قریب الہام۔ تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ ترجمہ۔ دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو
۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ قدرت اللہ کی بیوی روپیوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے
الہام۔ اُرید الخیر
ترجمہ۔ میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اجرنا فی مصیبتنا۔ اللّٰھم لا تفتنا بعدہ واخلف لنا خیرًا منہ واغفر لنا ولہ۔
حضرت مولوی صاحب کاربنکل اور اس کے عوارض سے بکلی شفا پاکر پھر ذات الجنب کی بیماری سے آج ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز بدھ بعد نماز ظہر قریب ۲½ بجے اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ابتداء بیماری سے ۱۸ دن تک زندہ رہے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم منزلہ ووسع مدخلہ۔ ان مخدوم کے ایام علالت میں بلکہ اس سے بھی چند روز پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جو وقتًا فوقتًا اخبار میں شائع ہوتے رہے اس دن کی پہلے سے خبر دیتے تھے جیسا کہ الہام فزع عیسیٰ ومن معہ عیسیٰ اور اس کے ساتھی فزع میں پڑ گئے (بدر مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۵ء) اور الہام سینتالیس سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام کفن میں لپیٹا گیا (بدر مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا تحقیق موتوں کے تیر نہیں رُک سکتے (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) الہام۔ اذا جاء افواج وسمع من السماء جب کہ آسمان سے فوجیں اور ندا آئی (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام۔ تؤثرون الحیوۃ الدنیا یہ تمام الہامات صریح طور پر موت کی خبر دیتے تھے اور دعا کا یہ اثر ہوا۔ کہ پھر بھی خدا نے دکھا دیا۔ کہ کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی اور تمام زخم اچھے ہو گئے مگر چونکہ الہامات مذکورہ بالا کے رو سے تقدیر مبرم تھی اس لئے ایک اور بیماری لاحق ہو گئی یعنی ذات الجنب اور اس وجہ سے ۱۰۶ درجہ کا بخار ایک رات اور قریبًا ایک دن رہ کر ظہر اور عصر کے درمیان قریبًا اڑھائی بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ یہ عجیب قدرت حق ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے حسب منشاء دعا کے کاربنکل کو اچھا کر دیا دوسری طرف جیسا کہ الہامات میں فرمایا تھا موت بھی آ گئی۔ اور چونکہ انسان دوستوں کی زندگی اور ان کے واسطے خیر کا حریص ہوتا ہے۔ اس عاجز اور میرے دوست ایڈیٹر الحکم نے بعض رؤیا اور الہامات کو اپنے اجتہاد سے مبشر سمجھ کر اور موت کے الہامات کو نظر انداز کر کے اور درمیان میں کئی روز مولوی صاحب کی طبیعت کو اچھا پا کر اور اصل کاربنکل کو شفا پاتے دیکھ کر یہی سمجھا بلکہ لکھا کہ اب مولوی صاحب خطرہ سے نکل گئے۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا۔ کہ یہ معزز دوست ہم سے جدا ہو اور اس کی جدائی سے ہم غمناک ہیں جس پر ہم صبر کرتے ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعض معزز صحابہ کی وفات اور شہادت کا صدمہ ہوتا تھا ایسا صدمہ ہم نے بھی دیکھا اور مولوی صاحب ممدوح کا بڑی استقامت اور رضا بالقضاء سے خاتمہ ہوا آخیر وقت تک خدا تعالیٰ کو دردناک دل کے ساتھ یاد کرتے رہے اور مرحوم کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مع جماعت جن کی تعداد قریبًا دو سو ہو گی۔ میدان میں پڑھایا اور تمام جماعت آپ کے غم میں چشم پر آب تھی۔ اور عین جنازہ پڑھنے کے وقت ایک طرف جماعت کے لوگ چشم پر آب تھے اور دوسری طرف آسمان سے مینہ کے قطرات اس طرح گرتے تھے جیسا کہ روتا ہے اور جنازہ پڑھنے کے بعد وہ قطرے بند ہو گئے۔ ان قطروں کا گرنا بعینہ رونے کی شکل پر تھا جس سے ثابت ہوا کہ آسمان بھی انکی موت پر رویا۔
حضرت مکرم مولوی نورالدین صاحب نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور چشم پر آب ہوئے اور جیسا کہ آنحضرت نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا۔ ہم بھی کہتے ہیں۔ ان العین تدمع والقلب یحزن۔ ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا عبدالکریم لمحزونون۔ قضائے آسمانی تو مبرم تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا تھا۔ واقع ہو گئی مگر مرحوم کی ایام علالت میں جو ہمدردی۔ غمگساری اور خدمت حضرت مسیح نے اپنے ایک خادم کیواسطے دکھائی وہ قیامت تک اسوہ حسنہ کی ایک مثال قائم رہیگی۔

تازہ وحی

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ قبل وفات مولویصاحب۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ فرمایا پہلے الہام سے یہ مجھے معلوم ہوئے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کیجاتی ہے یا حد سے زیادہ اسکی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا اسکا قائم مقام کر دیتا ہے۔ وہ قادر اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام [illegible]

ڈائری صدیق

فرمایا مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کریں۔ اگر اسے خوش کریں۔ تو سب کچھ مل سکتا ہے مگر ان کی یہی تو بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں۔ مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ خدا جانے یہ بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے۔ دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہیں باہم اگر جنگ و جدل ہے۔ تو اس میں بھی۔ ریا۔ عجب مقصود ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے۔ اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو۔ کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے۔

غریب جماعت

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہیں دوسرا انہیں کر سکتا۔ ہم شکر گذار ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے۔ تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھکر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم

اس کے فضل کے امیدوار ہیں

طوفان

جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہیں۔ مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا اسلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتیں سنتی نہیں۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہم سے جب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہو۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعوےٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بارآور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے۔ کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئے۔

مصائب

وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کیطرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا۔ دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ میں اور عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپ نے وہ ترقی کی۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انہیں سنایا۔ کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہیں عربوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشو و نما پایا۔ اور ترقی کی۔ انہیں میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے۔ کہ انہیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہوں گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہوئی ہے۔ آخر انہیں میں سے آئی ہے۔

دلی پر امید

کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہیں۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہئیے۔ مگر میرے دل میں یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ دلی میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہوں گے۔ جو آخر اس طرف آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے یہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی نا امید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلی ہی کے ہیں غرض یہ کوئی نا امید کرنے والی بات نہیں ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ مکہ والوں نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھیرے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے۔ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابو بکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والوں میں سے تھے۔ حضرت عمر رضؓ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا۔ کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتی ہیں۔ اور ان کا نام عزۃ سے لیتے ہیں

ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہیں ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہیں لیا۔

ہماری کامیابی

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انھوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جس قدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہوں گے کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشو و نما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہئیے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادوں پر نظر کر کے حکم کرنا چاہئیے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی ترقی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہیں۔ بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر میں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں۔ جو اپنے وجود سے جل جاویں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہش مند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشو و نما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرۃ صلعم کو مجموعی طور پر دیکھو۔ کیونکہ آپ جامع کمالات تھے ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جسکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

ریویو

دکن کے دو شریف زادے۔ ایک اخلاقی اور نتیجہ خیز ناول۔ مصنفہ جناب ابو البرکات سید نور المنیب اللہ صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن۔ ۱۴۵ صفحہ عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہے۔ مطبع اختر دکن حیدرآباد میں ۱۲ کی قیمت پر ملسکتا ہے۔ اس قصہ کا خلاصہ کلام حضرت علی رضؓ کے اس شعر میں ہے۔

ان الفتی من یقول ھا انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

نوجوان شریف زادوں کو چاہیئے۔ کہ اس قصہ کو پڑھیں اور نیک سبق حاصل کریں

آریوں کو نیک صلاح۔ اخبار آریہ پترکا کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی زبان میں امریکہ اور جاپان کیلئے ہو رہا ہے۔ آریوں کی یہ جستی خوب ہے لیکن اتنی صلاح ہم اور دیتے ہیں۔ کہ دیانند کی کتاب میں سے نیوگ والے باب کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں چھاپ کر ان ممالک میں نہایت کثرت سے پہلے ہی شائع کرنا چاہیئے تاکہ بعد میں کسی کو گلہ شکایت کا موقع نہ رہے۔ کہ آرین فلسفی کا نچوڑ اتنی مدت ہماری نظروں سے کیوں پوشیدہ رکھا گیا۔

بقیہ ڈائری

کوہ صفا پر تبلیغ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قوم عرب کو کوہ صفا پر اکٹھے ہو کر بلایا۔ اور ہر ایک قوم کا نام لے کر پکارا اور فرمایا۔ کہ اگر میں تمہیں کہوں۔ کہ ایک بڑا لشکر تم پر چڑھائی کرنے کیواسطے آتا ہے۔ تو کیا تم مانوں گے۔ انھوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں مانیں گے۔ آپ ہمیشہ سے صادق اور امین ہیں۔ تب آپ نے فرمایا۔ میں تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ جو اس بت پرستی کے سبب تم پر آنے والا ہے۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں اہل مجمع نے سمجھا تھا۔ کہ یہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا۔ لیکن جب ان کو اللہ تعالےٰ کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا۔ تو ابوجہل بول اٹھا۔

تبت لک سائر الیوم الھذا اجمعتنا۔

تو ہلاک ہو کیا سارا دن۔ اسی واسطے تو نے ہمکو جمع کیا ہے غرض باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور امین سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر انھوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی۔ لیکن آخر آپ کامیاب ہو گئے۔ اور آپ کے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے۔

اسباب ترقی فرمایا۔ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ترقی ہو مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ ترقی کس طرح ہوا کرتی ہے۔ دنیا داروں نے تو یہی سمجھ لیا ہے۔ کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے نمونہ رکھا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کا نمونہ دیکھو۔ ترقی اسی طرح ہوگی جیسے پہلے ہوئی تھی۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ پہلے جو ترقی ہوئی۔ وہ صلاح اور تقویٰ اور راستبازی سے ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جویا ہوئے۔ اور اس کے احکام کے تابع ہوئے۔ اب بھی جب ترقی ہوگی۔ اسی طرح ہوگی قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے اللہ تعالےٰ نے تجارت زراعت اور ذرائع معاش سے جو حلال ہوں منع نہیں کیا۔ مگر ہاں اس کو مقصود بالذات قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کو بطور خادم دین رکھنا چاہیئے زکوۃ سے بھی یہی منشا ہے۔ کہ وہ مال خادم دین ہو خوب یاد رکھو۔ کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے جب تک قوم اللہ تعالیٰ کے لئے قدم نہیں اٹھاتی۔ اور اپنے دلوں کو پاک و صاف نہیں کرتی۔ کبھی ممکن نہیں کہ یہ قوم ترقی کر سکے۔ یہ خیال محض غلط ہے۔ کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے۔ اور شراب پینے اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاک کرنے کی راہ ہے۔ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو قوم رہتی تھی۔ کیا وہ معاش و آسائش کے سامان نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھے ہوئے تھے؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ میں بھی معاش کے ذریعے تھے اسی طرح اس زمانہ میں بھی معاش کے بعض ذریعے ہیں منجملہ جن میں ایک یہ زبان بھی ہے۔ جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے۔ لیکن وہ زبان جو خدا کی زبان ہے جسے اللہ تعالےٰ نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا۔ بلکہ دعاؤں میں لگا رہیگا۔ تب ترقی ہوگی۔ یہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچا رہے ہیں۔ میں ان کی آوازوں کو سن کر حیران ہوا کرتا ہوں۔ کہ شاید ان کو مرنا ہی بھولا ہوا ہے۔ اور ناپائیدار زندگی کو انہوں نے مقدم کر لیا ہے۔ یہ چاہتے ہیں۔ کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں۔ ہم منع نہیں کرتے۔ کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے۔ مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بات حلال ہے۔ یہاں تک زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے۔ تو پھر ہلاکت کیا ہوگی؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالےٰ کی رضا مقدم کرو دعاؤں میں لگے رہو۔ اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو پھر منع نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جس قسم کی استعداد اور اسباب معاش کے لئے دی ہے۔ ان سے کام لو زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو۔ مگر یہ نہیں۔ کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دل اس سے لگا لو۔ بلکہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو۔ اور اسے ایک ابتلاء سمجھو اور دعا کرتے رہو۔ کہ خدا تعالےٰ وہ زمانہ لاوے۔ کہ فراغت کا زمانہ یاد الٰہی کے لئے میسر آوے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے۔ اس کا اختیار ہے ہنسی کرے۔ اختیار ہے۔ مگر حق یہی ہے۔

جو لوگ آزاد مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور ہمیں تیرہ سو برس پیچھے لے جاتے ہیں۔ مگر جن میں تقویٰ ہے۔ اور موت کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟

میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ جب تک صحت ہے اس وقت تک یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہیں تو ہوش میں آجاتے ہیں۔ نیچری مذہب کے لئے اسیقدر مستحکم ہوگا۔ جسقدر دنیوی آسائش و آرام میسر ہوگا جس قدر مصائب ہوں گے۔ ڈھیلا ہو جائیگا۔ جو شخص دنیوی وجاہت اور عہدہ پاتا ہے۔ اور قوم میں ایک عزت دیکھتا ہے وہ کیا سمجھ سکتا ہے۔ کہ دین کیا چیز ہے؟

صحیح پتہ

کتاب استجلاء الفکر جس کا ریویو اخبار ہذا نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء میں کیا گیا تھا۔ اس کے ملنے کا صحیح پتہ یہ ہے
محمد علی صاحب۔ ٹیلر ماسٹر۔ آکسفورڈ رجمنٹ دلکشا۔ لکھنو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراھیم وآلِ ابراھیم انک حمیدٌ مجید۔

تبلیغ الحق

واضح ہو۔ کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا۔ اور یزید حق پر تھا لعنۃ اللہ علی الکاذبین مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے۔ کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرے اور لعن وطعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہدی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہدیتے ہیں۔ بہرحال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اسکی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے۔ خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لیجاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے انکا قدر مگر وہی جو انہیں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی۔ تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کیجاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے۔ کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کیجائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے۔ اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے ایسے موقع پر درگذر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز برا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجال اور مفتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثوں کو طول دوں اگر میں درحقیقت مفتری اور دجال ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف انکو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مفتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے۔ سو اے عزیزو! صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے کھل جائیگا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں انکا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ ”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا“

پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کریگا تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈالکر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو اور دعا میں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اسکی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کریگا کیونکہ تمہاری آنکھ کھول گئی اور پھر بھی تم سو گئے اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے اگر تم اس کے حکموں پر نہیں چلو گے اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کریگا اور ایک اور قوم تمہارے عوض میں لائیگا جو اس کے حکموں پر چلیگی اور میرے آنیکی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یہ تو مسلمانوں کے دلوں پر سے ایک روک کا اٹھانا اور سچائی کا اتباع انپر ظاہر کرنا ہے بلکہ میرے آنیکی اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور انکی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے اور اگر مخالف سمجھتے تو مسیح کے بارہ میں مجھ میں اور انہیں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا مثلاً وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے سو میں بھی قائل ہوں۔ کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک ورافعک الی کا منشاء ہے بیشک حضرت عیسیٰ بعد وفات مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ وہ جسم عنصری نہ تھا۔ بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا جیسا آدم اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور یحییٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے جیسا کہ آگئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے۔ ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا۔ جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہیئے۔ کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بنکر آیا ضرور تھا۔ کہ جیسا کہ لفظ حکم کا مفہوم ہے۔ کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا۔ جن کی طرف وہ بھیجا گیا ورنہ اس کا حکم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہکر کہ اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المعلن۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی۔ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہائت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پہلے تین روپے ۱۲؍۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کی چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریدان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاویگا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدائت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں درخواست لکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتبخانے جو علم میں ایسے ہیں کہ اگر انکے نام بدر بھیجا جاوے تو امید ہے۔ کہ دینی فائدہ حاصل ہو گیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ۸؍
تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدینصاحب ۸؍
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ۱؍
تحذیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۸؍
اعلام الناس۔ 〃 〃 〃 ۳؍
سواء السبیل۔ 〃 〃 〃 ۱؍
کشف الالتباس۔ 〃 〃 〃 ۱؍
ایقاظ النائمین 〃 〃 〃 ۱؍
موعظۂ حسنہ۔ 〃 〃 〃 ۳؍
صیانۃ الناس۔ 〃 〃 〃 ۲؍
سر الشہادتین۔ 〃 〃 〃 ۱؍
الفرقان۔ 〃 〃 〃 ۱؍
قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدائت اللہ صاحب شاعر ۲؍
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱؍
شہادت آسمانی حصہ اول ودوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱؍
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵؍
رویائے صالحہ۔ ۲؍
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲؍
الہامی دعا۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۲؍
پنجابی کامن مستورات کے لئے ہے ۲؍
نظم برائے مستورات
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہی اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۲؍
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے ۱؍
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں ۲؍
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱؍
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۳؍
انباء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۲؍
مجموعہ دعا۔ ۳؍
تعلیم القرآن ۱؍
اسم اعظم ۲؍
لکھو کیاں کو لٹ حضرت اقدس ۳؍
کرشن اوتارا ہندی نظم ۳؍
مسیح کی آمد ثانی ۳؍ کامن احمدی
غلام احمد قادیانی ١٣٠٠ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتویٰ ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ۱؍

مطبع بدر میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا